سوال

ایک مرتبہ میرے دل میں طلاق کا خیال آیا تھا، لیکن مجھے یاد نہیں کہ میں نے طلاق کے الفاظ زبان سے ادا کیے تھے یا صرف دل میں ہی خیال تھا۔ بعض اوقات ذہن میں آتا ہے کہ زبان سے شاید کہا ہو اور بعض اوقات یہ ذہن میں آتا ہے کہ صرف دل میں ہی خیال آیا تھا۔ اس معاملے میں مجھے کیا کرنا چاہیے اور نکاح کی صحت پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر انسان نے دل سے طلاق دینے کا ارادہ کیا ہو یا اسے طلاق کا خیال آیا ہو، لیکن اس نے اپنی زبان سے یا لکھ کر طلاق نہیں دی، تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ (صحيح البخاري، كتاب الطلاق: 5269، صحيح مسلم، كتاب الإيمان: 127)

اللہ تعالیٰ نے میری امت سے ان خیالات کو معاف کر دیا ہے جو ان کے دلوں میں پیدا ہوں جب تک ان کے مطابق عمل نہ کریں یا زبان پر نہ لائیں۔

قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کسی نے اپنے دل میں طلاق دی، تو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ (صحيح البخاري، كتاب الطلاق: 5269)

1. اسی طرح اگر انسان کو طلاق کے بارے میں شک ہو جائے کہ اس نے طلاق کے الفاظ اپنی زبان سے نکالے ہیں یا نہیں، تو طلاق واقع نہیں ہوتی کیونکہ فقہاء کے ہاں متفقہ قاعدہ ہے:

الیقین لا یزول بالشک (یقین شک کی بنیاد پر ختم نہیں ہوتا)

اس کی بیوی کا اس کے نکاح میں ہونا یقینی امر ہے، طلاق کے بارے میں شک واقع ہوا ہے کہ اس نے طلاق کے الفاظ اپنی زبان سے نکالے ہیں یا نہیں، اس لیے طلاق نہیں ہوگی۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بن محمد بلال